Fikr-o-Nasar (Islamabad) 11:9 (1974)

مزارعت کی شرعی حیثیت

(۲)

محمد طاسین

قرآن حکیم اور مزارعت کے زیر عنوان قدرے تفصیل کے ساتھ جو کچھ اپنے علم و فہم کے مطابق عرض کیا گیا ہے، اس سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے مزارعت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

اب میں اس ہدایت و راہنمائی کو پیش کرنا چاہتا ہوں جو مزارعت کے متعلق احادیث نبویہ میں پائی جاتی ہے خصوصاً ان احادیث نبویہ میں جو اصطلاحاً مرفوع احادیث کہلاتی ہیں۔

احادیث نبویہ اور مزارعت۔

چونکہ مزارعت سے متعلق احادیث نبویہ میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے لہذا ان احادیث کو نقل کرنے سے پہلے اس اصولی ضابطے کا بیان ضروری ہے جو مختلف اور متعارض احادیث کے بارے میں علمائے اصول حدیث اور اصول فقہ نے تجویز کیا ہے اور جس سے اختلاف اور تعارض کو دور کرنے میں مدد ملتی ہے، وہ اصولی ضابطہ یہ ہے:

جب ایک مسئلہ سے متعلق احادیث میں اختلاف و تعارض پایا جاتا ہو بعض اس کے جواز اور بعض عدم جواز پر دلالت کر رہی ہوں تو سب سے پہلے سند و اسناد کے لحاظ سے ان کو دیکھا جائے، جو قوی ہوں ان کو اختیار کر لیا جائے اور جو ضعیف ہوں ان کو چھوڑ دیا جائے، اور اگر سند و اسناد کے لحاظ سے سب قوی اور برابر ہوں تو پھر یہ دیکھا جائے کہ جس مسئلہ سے متعلق یہ مختلف احادیث ہیں اس میں نسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو پھر لفظی و معنوی قرائن اور داخلی و خارجی شواہد سے یہ پتہ چلایا جائے

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

که ان میں سے کونسی احادیث بلحاظ زمانہ پہلے اور کونسی بعد کی ہیں، چنانچہ جن کے متعلق ثابت ہوجائے کہ وہ پہلے کی ہیں ان کو منسوخ اور جو بعد کی ہوں ان کو ناسخ سمجھا جائے اور پھر منسوخ کو چھوڑ دیا اور ناسخ کو لے لیا جائے، اور اگر کسی طریقہ سے تقدم و تأخر کا پتہ نہ چلتا ہو تو پھر یہ دیکھا جائے کہ وجوہ ترجیح کی بنا پر ان میں سے بعض کو بعض پرترجیح دی جاسکتی ہے یا نہیں ؟ اصول حدیث کی بعض کتابوں میں وجوہ ترجیح پچاس اور بعض میں اس سے بھی زیادہ لکھی ہیں، چنانچہ اگر ترجیح دی جا سکتی ہو یعنی بعض میں دوسری بعض کے بالمقابل وجوہ ترجیح زیادہ پائی جاتی ہوں تو جن احادیث میں وجوہ ترجیح پائی جاتی ہوں ان کو راجح قرار دے کر اختیار کرلیا جائے اور جن میں نہ پائی جاتی یا کم پائی جاتی ہو ان کو مرجوح قرار دے کر چھوڑ دیا جائے، اور اگر ان میں سے بعض کو بعض پر ترجیح بھی نہ دی جاسکتی ہو تو پھر یہ دیکھا جائے کہ ان کے مابین جمع و تطبیق کی کوئی صورت پیدا ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ یعنی کسی معقول تاویل سے ان کے درمیان مطابقت اور موافقت کی کوئی شکل نکل سکتی ہے یا نہیں، اگر کوئی ایسی شکل نکل سکتی ہو تو اس سے کام لیا جائے اور تطبیق پیدا کردی جائے، اور اگر جمع و تطبیق کی بھی کوئی صحیح صورت ممکن نہ ہو تو پھر ان متعارض احادیث کو ترک کرکے قول صحابی اور قیاس کی طرف رجوع کیا جائے، اگرچہ اس کی نوبت بہت کم آتی ہے کیونکہ عموماً پہلے تین طریقوں سے ہی تعارض رفع ہوجاتا ہے۔

یہاں یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ متعارض احادیث سے تعارض کو رفع کرنے کے لئے میں نے جو اصولی ضابطہ جس ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے یعنی پہلے نسخ، پھر ترجیح، پھر تطبیق اور پھر ترک و توقف، یہ ترتیب وہ ہے جو علامہ ابن الہمام نے اپنی کتاب التحریر فی الاصول میں بیان کی ہے، ورنہ دوسرے علماء اصول خصوصاً شافعیہ کے نزدیک یہ ترتیب مختلف ہے اکثر

کے نزدیک پہلے جمع و تطبیق، پھر نسخ، پھر ترجیح اور پھر توقف ہے، بعض کے نزدیک پہلے ترجیح پھر تطبیق پھر نسخ اور پھر توقف ہے اور بعض کے نزدیک پہلے ترجیح، پھر نسخ، پھر جمع و تطبیق اور پھر توقف ہے، ہر ایک نے اپنی اختیار کردہ ترتیب کے حق میں دلائل پیش کئے ہیں جو اس علم کی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں جو چاہے وہاں دیکھ سکتا ہے، یہاں میرے پیش نظر جو مقصد ہے چونکہ اس کا دارومدار کسی خاص ترتیب پر نہیں بلکہ مذکورہ ترتیبوں میں سے جو بھی ہو اس کے لئے برابر ہے لہذا میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ ان ترتیبوں میں سے کونسی ترتیب زیادہ صحیح ہے۔

اب میں مزارعت و مخابرت کے متعلق ان مرفوع احادیث کو نقل کرتا ہوں جو مختلف صحابہ کرام سے مروی اور حدیث کی مختلف کتابوں میں مذکور ہیں، بعد میں ان احادیث کا اس اصولی ضابطے کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا جو رفع تعارض کے سلسلہ میں اوپر عرض کیا گیا ہے۔

جن صحابہ کرام سے وہ مرفوع احادیث مروی ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں : حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت علی، حضرت ابو سعید الخدری، حضرت زید بن ثابت، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت انس بن مالک، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ثابت بن الضحاک، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت رافع بن خدیج، ان حضرات سے مروی احادیث کسی ایک کتاب میں ایک جگہ مذکور نہیں بلکہ مختلف کتابوں میں متفرق طور پر مذکور ہیں، میں نے کوشش کی ہے کہ ہر صحابی کی بکھری ہوئی احادیث کو جمع کرکے یکجا بیان کردوں، ذیل میں ہر صحابی کی مروی احادیث بمعہ حوالہ اور ترجمعہ ملاحظہ فرمائیں!

سب سے پہلے حضرت جابرؓ بن عبداللہ کی احادیث ذکر کی جاتی ہیں کیونکہ اس باب میں ان کی احادیث بنیادی اور فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہیں اس لئے بھی کہ ان کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے جن کی معیشت کا دارومدار زراعت پر تھا۔

احادیث حضرت جابر رض بن عبداللہ

(۱) عن جابر قال کانوا یزر عونها بالثلث والربع والنصف، فقال النبی صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها، اولیمنحها فان لم یفعل فلیمسك ارضه ، ص۲۱۷ ج ۳ - صحیح البخاری۔

حضرت جابررض سے روائیت ہے کہ لوگ زمین کاشت کیا کرایا کرتے تھے پیداوار کی تہائی، چوتھائی اور نصف پر، اس پر نبی صلعم نے فرمایا جس کی زمین ہو اسے وہ خود کاشت کرے یا بلامعاوضہ دوسرے کو دے دے، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اپنی زمین کو اپنے پاس روک رکھے،

(۲) عن جابر بن عبدالله قال کان لرجال فضول ارضین من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من کانت له فضل ارض فلیزرعها او لیمنحا اخاه، فان ابیٰ فلیمسك ارضه، ص ۱۹۷ - ج ۱۰ - صحیح المسلم

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ھے کہ رسول اللہ صلعم کے صحابہ میں سے کچھ کے پاس فاضل زمین تھیں، تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا، جس کے پاس فاضل زمین ہے وہ خود اسے کاشت کرے یا پھر اپنے بھائی کو بلامعاوضہ کاشت کے لئے دے دے، پس اگر وہ اس کو نہیں مانتا تو اس زمین کو اپنے پاس روک رکھے۔

(۳) عن جابر قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من کانت له ارض فلیزرعها، فان لم یستطع ان یزر عها و عجز عنها فلیمنحها اخاه المسلم ولا یوا جرها ایاه، ص ۱۹۷ - ج ۱۰ صحیح المسلم۔

حضرت جابر سے روائیت ہے کہا، فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کے پاس زمین ہو وہ خود اسے کاشت کرے اور اگر وہ خود اس کو کاشت نہیں کرسکتا اور اس سے عاجز ہے تو پھر وہ اس کو اپنے مسلمان بھائی کو منحہ و عطیہ کے طور پر دے دے اور وہ اس کو معاوضے اور اجارے پر

(۴) عن جابر بن عبدالله، قال نہی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یوخذ للارض اجر او حظ، ص ١٩٧ - ج ١٠ - صحیح المسلم -

نه دے، حضرت جابر بن عبدالله سے مروی ھے که منع فرمایا رسول الله صلعم نے اس سے که لیا جائے زمین کے لئے نقد بدله یا پیداوار کا حصه ،

(٥) عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نہی عن المخابرة قال عطاء فسرلنا جابر قال واما المخابرة فالارض البیضاء یدفعها الرجل الی الرجل فینفق فیها ثم یاخذ من الثمرة، ص ١٩٤ ج ١٠ - صحیح المسلم -

حضرت جابر سے مروی ھے که نبی کریم صلعم نے مخابره سے منع فرمایا کہا عطاء نے حضرت جابر نے مخابره کی تفسیر فرماتے ھوئے فرمایا، مخابرت یه ھے که ایک شخص اپنی سفید زمین دوسرے کو کاشت کے لئے دے اور دوسرا اس میں خرچ کرے پھر پہلا اس سے پھل و غلے کا ایک حصه لے لے،

(٦) عن ابی الزبیر عن جابر قال، لمانزلت الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس. قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یذر المخابرة فلیؤذن بحرب من الله و رسوله، ص ٢٨٦ - ج - ٢ - المستدرک للحاکم -

ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روائیت کیا که جب یه آیت اتری که جو لوگ سود کھاتے ھیں وہ نہیں کھڑے ھوتے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ھو، تو رسول الله صلعم نے فرمایا، جو شخص مخابرت کو نہیں چھوڑتا اس کو معلوم ھونا چاھیئے که وہ الله اور اس کے رسول سے جنگ کرتا ھے ،

(٧) عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من

عطاء نے حضرت جابر سے روائیت کیا که خطبه دیا رسول الله صلی الله علیه وسلم، نے اور فرمایا، جس کی زمین ھو وہ خود

كانت له ارض فليزرعها او ليزرعها ولا يوا جرها، نسائی، ابن ماجه، طحاوی ۔

اسے کاشت کرے یا دوسرے کو کاشت کے لئیے دے دے اور اس کو اجرت اور معاوضے پر نہ دے،

(٨) عن جابر كنا نخابر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فنصيب من القصرى و من كذا و من كذا فقال النبى صلى الله عليه وسلم : من كانت له ارض فليزرعها او ليحر ثها اخاه و الافليدعها، ص ١٩٩ - ج ١٠ صحيح المسلم

حضرت جابر سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں مخابرہ کرتے تھے پس پاتے تھے کچھ گھنڈیوں میں سے اور کچھ اس سے اور کچھ اس سے تو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی زمین ہو وہ خود اس کو کاشت کرے یا پھر اپنے بھائی کو کاشت کے لئے دےدے ورنہ اس کو چھوڑ دے،

(٩) عن جابر بن عبدالله يقول كنا فى زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم نأخذ الارض بالثلث اوالربع بالماذيانات فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ذالك فقال من كانت له ارض فليزرعها فان لم يزرعها فليمنحها، اخاه فان لم يمنحها اخاه فليمسكها، ص ٢٠٠ - ج ١٠ - صحيح المسلم

حضرت جابر سے روائیت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کے زمانے میں زمین لیتے تھے تہائی پر یا چوتھائی پر نالیوں کے کنارے کی پیداوار کے ساتھ، سو اس کے بارے میں رسول اللہ صلعم نے خطبہ دیا اور فرمایا : جس کی زمین ہو وہ خود اس کو کاشت کرے اور اگر وہ خود اس کو کاشت نہیں کرتا تو اپنے بھائی کو بلامعاوضہ دےدے اور اگر اپنے بھائی کو بلا معاوضہ نہیں دیتا تو پھر اس کو اپنے پاس روک رکھے،

(١٠) عن ابى الزبير انه

ابو الزبیر سے روائیت ہے کہ اس نے

سمع جابرا يقول : كنا نخابر قبل ان ينهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخبر بسنتين او ثلث على الثلث والشطر و شيئى من التبن فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم : من كانت له ارض فليحرثها فان كره ان يحرثها فليمنحها اخاه فان كره ان يمنحها اخاه فليدعها، ص ٣٤٩ ۔ الدارمی۔

حضرت جابر سے یہ کہتے سنا کہ ہم مخابرت کا معاملہ کرتے تھے قبل اس کے کہ رسول اللہ صلعم نے مخابرہ سے روکا اور مخابرت کرتے تھے دوسال اور تین سال کے لئے، پیداوار کی تہائی پر اور نصف پر کچھ بھوسے کے ساتھ، تو رسول اللہ صلعم نےھمیں فرمایا، جس کی زمین ہو وہ خود اسے کاشت کرے، اور اگر اس کو خود کاشت کرنا ناگوار ہو تو اپنے بھائی کو یونہی استعمال کے لئے دے دے اور اگر اس کو یہ بھی ناگوار ہو تو پھر اس زمین کو یونہی چھوڑدے۔

ابو ھریرہ کی احادیث

عن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك ارضه، ص ٢١٧ ۔ ج ٣ ۔ صحيح البخاری۔

حضرت ابوھریرہ سے روائیت ھے کہا، رسول اللہ صلعم نے فرمایا، جس کے زمین ہو وہ خود اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو منحہ و عطیہ کے طور پر دے دے پس اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اپنی زمین کو اپنے پاس روک لے،

عن ابی ھریرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة،
ص ٢٠١ ۔ ج ١٠ ۔ صحيح المسلم

حضرت ابو ھریرہ سے مروی ھے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنة سے،

حضرت علیؓ کی حدیث

عن على ان رسول الله

حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے مروی

صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن قبالة الارض بالثلث و الربع و قال اذا کان لاحدکم ارض فلیزرعها او لیمنحها اخاہ، ص ۲۸۳ ۔ المسند لامام زید ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تہائی اور چوتھائی پیداوار پر زمین کا معاملہ کرنے سے، اور فرمایا جب تم میں سے کسی کی زمین ہو تو وہ خود اس کو کاشت کرے یا پھر اپنے بھائی کو منحہ کے طور پر بلامعاوضہ دےدے ،

حضرت ابو سعید الخدری کی حدیث

عن داؤد بن الحصین ، ان ابا سفیان اخبرہ انه سمع ابا سعید الحذری یقول : نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنة والمحاقلة و قال المزابنة اشتراء الثمر فی رؤس النحل والمحاقلة کراء الارض، ص ۲۰۱ ج ۱۰ ۔ صحیح المسلم ۔

داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ اس کو ابوسفیان نے بتلایا کہ اس نے ابو سعید خدری سے سنا یہ کہ رسول اللہ صلعم نے مزابنہ اور محاقلہ سے روکا اور پھر کہا مزابنہ کا مطلب ہے کجھور کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو فروخت کرنا اور محاقلہ کا مطلب ہے زمین کو کرائے پر دینا ،

حضرت زید بن ثابت کی احادیث

عن زید بن ثابت قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المخابرة، قلت ما المخابرة ؟ قال ان تأخذ الارض بنصف او ثلث او ربع، ص ۱۲۷ ج ۲ سنن ابی داؤد ۔

حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مخابرت سے منع فامایا، میں نے پوچھا مخابرت کیا ہے ؟ تو زید بن ثابت نے کہا، تیرا زمین کو لینا پیداوار کے نصف یا تہائی یا چوتھائی پر،

عن ابن عمر عن زید بن

حضرت ابن عمر نے زید بن ثابت سے

ثابت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نہی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة، ص ۲۶۰ - ج ۲ شرح معانی الآثار۔

اور انھوں نے رسول اللہ صلعم سے روائیت کیا، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ سے اور مزابنہ سے۔

حضرت عائشہ رض کی حدیث

عن عبداللہ بن عمر عن عائیشه ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج فی مسیر له فاذا هو بزرع تهتز فقال لمن هذا الزراع قالوا لرافع بن خدیج فارسل الیه و کان اخذ الارض بالنصف او بالثلث ففال النظر نفقتک فی هذه الارض فخذها من صاحب الارض وادفع الیه ارضه وزرعه، ص ۳۰۴، ج ۲ الدارقطنی۔

عبداللہ بن عمر نے حضرت عائیشہ سے روائیت کیا کہ نبی صلعم اپنے ایک راستے گزرے کہ اچانک آپ کی نظر ایک لہلہاتی کھیتی پر پڑی، آپ نے پوچھا کس کی کھیتی ہے تو لوگوں نے کہا رافع بن خدیج کی، آپ نے اس کو بلوایا اور اس نے وہ زمین نصف یا تہائی پر لے رکھی تھی، فرمایا دیکھو جو تمہارا اس زمین میں خرچہ ہوا ہے پس وہ زمین والے سے لے لو، اور زمین و کھیتی اس کے حوالہ کردو۔

حدیث حضرت انس بن مالک

عن انس بن مالك قال نہی النبی صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمخاضرة والملامسة والمنابذه والمزانبة ص ۱۶۲ - ج ۲ - صحیح البخاری۔

حضرت انس بن مالک سے روائیت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، مناھذہ اور مزابنہ سے،

حضرت ثابت بن الضحاک کی حدیث

عن عبداللہ بن السائب

حضرت عبداللہ بن سائب نے روائیت

قال سألت عبدالله بن معقل عن المزارعة فقال اخبرنی ثابت بن الضحاك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهیٰ عن المزارعة، ص ٢٠٦ -ج ١٠، صحیح المسلم ـ

کرتے ہوئے کہا کہ میں نے عبداللہ بن معقل سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا مجھے خبر دی ثابت بن ضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا ،

حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص

عن سعد بن ابی وقاص قال کان الناس یکرون المزارع بما یکون علی الساقی و بما یسقیٰ بالماء مما حول البئر، فنهیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذالك وقال اکروها بالذهب و الورق، ص ٢٠٩ - ج ٢ - معانی الاثار للطحاوی ـ

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روائیت ہے کہا کہ لوگ کرائے پر دیا کرتے تھے کھیتوں کو بعوض اس پیداوار کے جو نالیوں کے کنارے اگتی اور جو کنویں کے ارد گرد کے پانی سے سیراب ہوتی تھی، پس رسول اللہ صلعم نے اس سے روکا اور فرمایا کہ سونے چاندی کے عوض کرائے پر دو،

حضرت عبداللہ بن عمر کی احادیث

نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما، قال عامل النبی صلی الله علیه وسلم خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع، ص ٢١٢ - ج - ٣ - صحیح البخاری و صحیح المسلم ـ

نافع نے عبداللہ بن عمر سے روائیت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے معاملہ کیا غلے اور پھلوں کی پیداوار کے نصف پر،

عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضی الله عنهما، اجلیٰ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود اور نصاری

اليهود والنصارىٰ من ارض الحجاز، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لماظهر على خيبراراد اخراج اليهود منها و كانت الارض حين ظهر عليها لله ولرسوله و للمسلمين و اراد اخراج اليهود منها فسألت اليهود رسول الله صلى الله عليه وسلم ليقرهم بها ان يكفوا عملها ولهم نصف الثمر، فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم نقركم بها على ذالك ماشئنا، فقروا بها حتى اجلاهم عمر الى تيماء و اريحاء، ص ٢١٦ - ج ٣ - صحيح البخارى

کو سرزمین حجاز سے جلاوطن کیا، اور یہ کہ رسول اللہ صلعم نے جب خیبر پر غلبہ پایا تو یہود کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا اور جب اس پر غلبہ پایا تو زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کی ھوگئی جب یہود کو نکالنا چاھا تو انہوں نے رسو اللہ صلعم سے درخواست کی کہ وہ ان کو وھیں ٹھہرنے دیں کاشتکاری و باغبانی کا سب کام وہ کریں گے اور اس کے بدلے ان کے لئے نصف پھل ھوگا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اچھا ھم تم کو اس پر ٹھہرنے دیتے ھیں جب تک ھم چاھیں گے چنانچہ وہ ٹھہرے رھے یہاں تک حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت میں ان کو مقام تیماء اور اریحاء کی طرف جلاءوطن کردیا،

عن عمرو بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول كنا لانرىٰ بالخبر بأسا حتىٰ كان عام اول فزعم رافع ان النبى صلى الله عليه وسلم نهىٰ عنه و رواية ابن عينية فتركناه من اجله، ص ٢٠١ - ج ١٠ - صحيح المسلم -

عمرو بن دینار نے روائیت کیا یہ کہ اس نے ابن عمر سے یہ کہتے ھوئے سنا کہ ھم مخابرت میں کچھ حرج نہیں دیکھتے تھے یہاں تک کہ پہلہ سال تھا (غالباً حضورص کی وفات کا) کہ رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ نبی کریم صلعم نے اس سے منع فرمایا ھے (ابن عینیہ کی روائیت کے مطابق) پس ھم نے اس حدیث کی وجہ سے ترک کردیا،

عن نافع عن عبداللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ دفع الی یہود خیبر نخل خیبر و ارضہا علی ان یعتملو ھا من اموالھم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرھا ، ص ۲۱۲ - ج ۱۰ - صحیح المسلم -

نافع نے عبداللہ بن عمر سے روائیت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے خیبر کے باغات اور زمینیں یہود کو اس معاھدہ کے تحت دیں کہ وہ تمام کام خرچہ خود کریں گے اور پیداوار نصف رسول اللہ صلعم کے لئے اور نصف ان کے لئے ھوگی ،

احادیث حضرت عبداللہ بن عباس

قال عمر و قلت لطاؤس لو ترکت المخابرۃ فانھم یزعمون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھیٰ عنہ فقال ای عمر و انی اعطیھم و اعینھم، وان اعلمھم اخبرنی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح احدکم اخاہ خیرلہ من ان یأخذ علیہ خرجا معلوما - ص ۲۱۲ - ج ۳ - صحیح البخاری

عمر و بن دینار نے کہا میں نے حضرت طاؤس سے یہ عرض کیا کہ کاش آپ مخابرہ کو چھوڑ دیتے کیونکہ کئی صحابہؓ کا یہ فرمانا ھے کہ نبی صلعم نے اس سے منع فرمایا ھے، تو طاؤس نے جواب میں کہا کہ میں اپنے مزارعین کو دیتا اور ان کی مدد کرتا ھوں اور یہ کہ ان صحابہ سے زیادہ علم والے نے مجھے بتلایا ھے یعنی ابن عباس نے کہ نبی صلعم نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کو یونہی بلا معاوضہ زمین دے دینا اس کے لئے بہتر ھے بنسبت اس کے کہ وہ اس پر کوئی متعین معاوضہ لے، بصورت نقد یا بصورت غلہ ،

عن ابن طاؤس عن ابیہ

ابن طاؤس نے اپنے باپ سے اور

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمنح احد کم اخاہ خیر لہ من ان یأخذ علیہا کذا و کذا لشئی معلوم قال و قال ابن عباس ھو الحقل و ھو بلسان الانصار المحاقلۃ، ص ۲۰۸ - ج ۱۰ صحیخ المسلم۔

اس نے عبداللہ بن عباس سے روائیت کیا کہ نبی صلعم نے فرمایا : تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کو مفت زمین دے دینا اس کے لئے بہتر نسبت ہے اس کے کہ وہ اس پر کسی متعین شے سے یہ یہ لے ،

عن ابی القاسم عن ابن عباس قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر بالشطر ثم ارسل ابن رواحۃ فقاسمھم، ص ۲۶۰ - ج ۲ - طحاوی -

ابو القاسم نے ابن عباس سے روائیت کیا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر نصف پیداوار پر دیا، پھر ابن رواحہ کو بھیجا اور اس نے پیداوار کو نصف، نصف تقسیم کیا ،

عن طاؤس عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحرم المزارعۃ ولکن امر ان یرفق بعضھم ببعض، ص جامع الترمذی -

طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روائیت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے مزارعت کو حرام نہیں ٹھہرایا لیکن یہ حکم دیا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرمی برتیں ،

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحرم کراءالارض و لکنہ أمر بمکارم الاخلاق، طبرانی -

حضرت ابن عباس سے روائیت ہے کہ نبی صلعم نے کراءالارض کو حرام نہیں قرار دیا لیکن مکارم اخلاق کا ارشاد فرمایا،

احادیث حضرت رافع بن خدیج

عن رافع بن خدیج قال

حضرت رافع بن خدیج سے روائیت ہے

کنا اکثر اهل المدینة حقلاً وکان احدنا یکری ارضه فیقول هذه القطعة لی وهذه لك فربما اخرجت ذه و لم تخرج ذه فنها هم النبی صلی الله علیه وسلم

ص ٢١٣ - ج ٣ - صحیح البخاری

کہ اهل مدینه میں سب سے زیاده کھیتوں والے تھے، هم میں سے ایک اپنی زمین کرائے پر دیتا تو کاشت‌کار سے کہتا کہ زمین کا یه ٹکڑا میرے لئے هوگا اور یه تیرے لئے پھر بسااوقات یه ٹکڑا غله پیدا کرتا اور یه نه کرتا لہذا نبی صلی الله علیه وسلم نے ان کو روک دیا ،

عن رافع بن خدیج عن عمه ظهیر بن رافع قال ظهیر لقد نہانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امر کان بنا رافقا، قلت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فهو حق، قال دعانی صلی الله علیه وسلم فقال ما تصنعون بمحاقلکم ؟ قلت نواجرها علی الربع و علی الاوسق من التمر و الشعیر ، قال لاتفعلوا ازرعوها، او ازرعوها، او امسکوها، قال رافع قلت سمعا و طاعة، ص ٢١٦ ج ٣ - صحیح البخاری -

حضرت رافع بن خدیج نے اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روائیت کیا کہ رسول الله صلعم نے همیں روک دیا ایسے معاملے سے جو همارے لئے فائده مند تها، میں نے کہا جو رسول الله صلعم نے فرمایا وهی حق هے، ظہیر نے کہا مجھے رسول الله صلعم نے بلوا کر پوچھا که تم اپنی کھیتوں کو کس طرح استعمال کرتے هو؟ میں نے جواب میں عرض کیا که هم ان کو اجارے پر دیتے هیں بعوض چوتھائی پیداوار اور پیمانۂ وسق کے لحاظ سے چھوهاروں اور جو کی مقرره مقدار پر، تو اس پر آپص نے فرمایا، تمہارے لئے تین هی شکلیں جائز هیں اول یه که خود کاشت کرو، ثانی یه که دوسرے کو مفت کاشت کے لئے دے دو، اور ثالث یه که اپنے پاس بلاکاشت روک رکھو تو رافع نے سن کر کہا حضور

صلعم کا ارشاد سر آنکھوں پر،

عن سلیمان بن یسار عن رافع بن خدیج قال کنا نحاقل الارض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنکریہا بالثلث والربع والطعام المسمی فجاءنا ذات یوم رجل من عمومتی فقال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان لنانافعا، وطواعیۃ اللہ و رسولہ انفع لنا، نہانا ان نحاقل بالارض فنکریہا علی الثلث والربع والطعام المسمی و امر رب الارض ان یزرعہا، او یزرعہا و کرہ کراءھا وما سوی ذالک، ض ۲۰۳ - ج ۱۰ - صحیح المسلم -

سلیمان بن یسار نے رافع بن خدیج سے روائیت کیا کہ ہم محاقلے پر دیا کرتے تھے زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وہ اس طرح کہ زمین کرائے پر دیتے تھے بعوض تہائی اور چوتھائی پیداوار اور مقررہ مقدار غلہ کے، پس ایک دن میرے چچاؤں میں سے ایک آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں ایسے کام سے روک دیا ہے جو ہمارے لئے نفع بخش تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہمارے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے آپ نے ہمیں زمین کو معاملہ محاقلہ پر دینے سے روک دیا یعنی اس سے کہ ہم زمین کو دیں تہائی اور چوتھائی اور غلے کی مقررہ مقدار پر، اور آپ نے حکم دیا کہ زمین والا خود اس کو کاشت کرے یا دوسرے کو بلامعاوضہ کاشت کے لئے دے دے اور اس پر ہر قسم کے معاوضے کو ناجائز بتلایا،

عن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او یزرعہا اخاہ و لایکریہا بالثلث

حضرت رافع بن خدیج سے روائیت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کی زمین ہو وہ خود اس کو کاشت کرے یا اپنے بھائی کو مفت کاشت کے لئے دے دے اور اس

ولا بالربع ولابطعام مسمی، ص ۲۰۶ - ج ۲ - طحاوی -	کو پیداوار کی تہائی پر دے اور نہ چوتھائی پر اور نہ غلے وغیرہ کی مقررہ اور متعین مقدار پر '
عن حنظلة بن قیس انه سأل رافع بن خدیج عن کراء الارض بالذهب والورق فقال لاباس به، انما کان الناس یوأجرون علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الماذیانات و اقبال الجداول و اشیاء من الزراع فیهلك هذا ویسلم هذا ویسلم هذا و یهلك هذا فلم یکن للناس کراء الاهذا فلذالك زجر عنه فاما شیئی معلوم مضمون فلاباس به، ص ۲۰۶ - ج ۱۰ صحیح المسلم -	حنظله بن قیس سے روائیت ہے کہ اس نے رافع بن خدیج سے سونے چاندی کے عوض کراءالارض کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کچھ حرج نہیں اور پھر کہا کہ رسول اللہ صلعم کے زمانے میں لوگ زمین اجارے پر دیا کرتے تھے بعوض اس پیداوار کے جو نالیوں کے سروں اور کناروں پر اُگتی اور جو زمین کے بعض خاص حصوں میں پیدا ہوتی تھی، پھر کبھی ایسا ہوتا کہ ایک جگہ کی کھیتی برباد ہوجاتی اور ایک جگہ کی بچ جاتی اور لوگوں کے لیئے معاوضے کے سوائے اس کے اور کوئی شکل نہ تھی لہذا اس وجہ سے اس سے روکا، لیکن جب شے معلوم ہو اور اس کی ضمانت ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ،
عن ابی النجاشی مولیٰ رافع بن خدیج قال سألت رافعا عن کراء الارض فقلت ان لی ارضا اکریها ؟ فقال رافع لاتکرها بشیئی فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من	رافع بن خدیج کے غلام ابو النجاشی سے روائیت ہے کہ میں نے رافع سے کراءالارض کے متعلق پوچھا اس طرح کہ میری ایک زمین ہے کیا میں اس کو کرائے پر دے سکتا ہوں تو انہوں نے جواب میں فرمایا کسی شے کے عوض کرائے پر نہ دو کیونکہ میں

كانت له ارض فليزرعها، فان لم يزرعها فليزرعها اخاه، فان لم يفعل فليدعها، فقلت له أرائيت ان تركته و ارضىٰ، فان زرعها ثم بعث الى من التبن قال لاتأخذ منها شيأ ولاتبناً، قلت انى لم اشارطه انما اهدىٰ الى شيأ قال لاتأخذ منه شيئا۔ ص ۱۱٦ - ج ۱۵ - بلوغ الامانى ترتيب المسند لاحم

نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ خود اس کو کاشت کرے، اگر خود نہیں کرتا تو اپنے بھائی کو یونہی کاشت کے لئے دےدے ورنہ اسے بلا کاشت چھوڑ دے، پھر میں نے پوچھا یہ بتلائیے کہ میں اس کو چھوڑدوں اور راضی ہوجاؤں، پس اس کو وہ کاشت کرے اور مجھے کچھ بھوسہ بھیج دے تو لے سکتا ہوں فرمایا بھوسا وغیرہ کچھ نہ لوست، پھر میں نے کہا میں نے اس سے کوئی شرط نہیں لگائی وہ مجھے محض ہدیۃً بھیج دیتا ہے تو فرمایا اس سے کچھ مت لو،

عن مجاهد عن رافع بن خديج قال نهىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تستأجر الارض بالدراهم المنقودة او بالثلث او بالربع، ص ۱۱٦ - ج ۱۵ - بلوغ الآمانى۔

مجاهد نے رافع بن خدیج سے روائیت کیا، کہا منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے اس سے کہ زمین اجرت پر لی جائے بعوض نقد دراہم وغیرہ کے یا پیداوار کی تہائی یا چوتھائی کے،

عن عمر و بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول سمعت رافع بن خديج يقول نهىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزارعة، ص ۲۵٦ - ج ۲، طحاوى۔

عمر و بن دینار سے روئیت ہے کہ میں نے ابن عمر سے سنا انھوں نے فرمایا میں نے رافع بن خدیج سے سنا اس نے کہا رسول اللہ صلعم نے مزارعت سے منع فرمایا،

عن سعيد بن المسيب عن

سعید بن مسیب نے رافع بن خدیج سے

رافع بن خدیج قال نہی رسول اللہ صلی اللہعلیه وسلم عن المزابنة والمحاقلة وقال انما یزرع ثلاثة رجل له ارض فهو یزرعها و رجل منح ارضا اخاه فهو یزرع ما منح منها و رجل اکتریٰ بذهب او فضة، ص ۲۵۶، ج ۲ - طحاوی -

روائیت کیا اس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مزانبه اور محاقله سے روکا ہے اور کہا صرف تین آدمی کاشت کرسکتے ہیں ایک وہ جس کی اپنی زمین ہو، اور دوسرا وہ جس کو اس کے بھائی نے منحه کے طور پر زمین دی ہو وہ منحه شدہ زمین کو کاشت کرے اور تیسرا وہ جس نے زمین سونے چاندی کے عوض کرائے پر لی ہو،

عن ابن ابی نعم قال حدثنی رافع بن خدیج انه زرع ارضا فمر به النبی صلی اللہ علیه وسلم وهو یسقیها فسأله لمن الزرع ولمن الارض فقال زرعی ببذری و عملی لی الشطر و لبنی فلان الشطر فقال اربیت، فرد الارض علی اهلها و خذنفقتک، ص ۳۰۶، ج - ۲ طحاوی

ایضاً ابوداؤد

ابن ابی نعم سے روائیت ہے کہا مجھ سے رافع بن خدیج نے حدیث بیان کی کہ اس نے ایک زمین کو بویا، پس ایک دن رسول اللہ صلعم وہاں سے گزرے جبکہ وہ اس کو سینچ رہا تھا، آپص نے پوچھا کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی، تو اس نے جواب دیا کھیتی میرے بیج اور عمل سے ہے، نصف پیداوار میرے لیئے ہوگی اور نصف بنی فلاں کے لئے، اس پر حضور نے فرمایا تم نے سودی معاملہ کیا، زمین اس کے مالکوں کو دے دو اور اپنا خرچه لے لو،

عن رفاعة بن رافع بن

رفاعه بن رافع نے روائیت کیا کہ ایک

خديج ان رجلاً كانت له ارض فعجز عنها ان يزرعها فجاءه رجل فقال له هل لك ان ازرع ارضك فما خرج منها من شيئی كان بيني و بينك فقال نعم حتیٰ سأل رسول الله صلی الله عليه وسلم قال فاتی رسول الله صلی الله عليه وسلم فساله فلم يرجع اليه شياءً قال فاتيت ابابكر و عمر رضی الله عنهما فقلت لهما، فقالا ارجع اليه الثانية فسالته فلم يرد علی شيئا، فرجعت اليهما فقالا انطلق فازرعها فانه لوكان حراما نهاك قال فزرعها الرجل حتیٰ اهتز زرعه و احضر و كانت الارض علی طريق رسول الله، فمر بها يوما فابصر الزرع فقال لمن هذه الارض، فقالوا الفلان زارع فلانا فقال ادعوهما ـ لی جميعا. قال فاتياه، فقال لصاحب الارض ما انفق هذا فی ارضك فرده عليه و لك ما اخرجت ارضك

شخص کے پاس زمین تھی جسے وہ خود کاشت کرنے سے عاجز تھا، اس کے پاس ایک دوسرا شخص آیا اور کہا کیا آپ قبول کرتے ھیں کہ میں آپ کی زمین کاشت کروں اور جو پیدا ھو وہ ھمارے درمیان تقسیم ھوجائے اس نے کہا ٹھیک ھے لیکن جب میں رسول اللہ صلعم سے پوچھ لوں چنانچہ وہ رسول کی خدمت میں حاضر ھوا اور اس کے متعلق پوچھا آپص نے اس کا کچھ جواب نہ دیا، پھر وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے پاس گیا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے فرمایا تم دوبارہ حضور کی خدمت میں جاؤ چنانچہ وہ دوبارہ گیا لیکن اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا، پھر وہ شیخین رض کے پاس گیا تو انھوں نے فرمایا جاؤ اور معاملہ کرلو کیونکہ اگر یہ حرام ھوتا تو آپ ضرور اس سے روکتے، پس اس زمین کو دوسرے شخص نے بویا یہاں تک کہ کھیتی لہلہائی اور سرسبز ھوئی اور یہ زمین رسول اللہ صلعم کے راستے میں واقع تھی آپص ایک دن اس کے پاس سے گزرے اور کھیتی دیکھی تو پوچھا یہ کس کی ھےزمین ھے تو لوگوں نے

(ص ۱۷۶ - کتاب الاعتبار للحازمی)

بتایا کہ فلاں کی زمین ہے اور اس نے فلاں کو مزارعت پر دے رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ دونوں کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ وہ دونوں آئے، تو حضورؐ نے زمین والے کو فرمایا۔ کاشت کار نے جو کچھ تیری زمین میں خرچ کیا ہے اس کو دیدو اور زمین کی تمام پیداوار تیری ہوگی۔

* *